Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

روز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۴ صفر ۱۳۹۲ھ، ۳۰ امان ۱۳۵۱ھش، ۳۰ مارچ ۱۹۷۲ء	نمبر ۷۲

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے جسے چاہتا ہے وہ خلیفہ بناتا ہے

مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو دنیا کی کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی

"وہ جو کہتا ہے کہ فلاں شخص کو مَیں نے خلیفہ مقرر کر دیا ہے۔ غلط ہے۔ مجھے کیا علم ہے کہ کون خلیفہ ہوگا۔ مجھے کیا علم ہے کہ دو دِن کے بعد کون خلیفہ ہوگا اور کیا ہوگا۔ کون خلیفہ بنے گا۔ یا مجھ سے بہتر خلیفہ ہوگا۔ مَیں نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا۔ میں کسی کو خلیفہ نہیں بناتا۔ میرا یہ کام نہیں خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے جس کو چاہتا ہے وہ خلیفہ بناتا ہے۔"

(الحکم ۲۸ فروری ۱۹۱۴ء صفحہ ۷)

"مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے تو خدا نے بنایا ہے اور اپنے مصالح سے بنایا ہے۔ خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ ..... خُدا تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وُہ مجھے مَوت دے دیگا۔ تم اِس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو۔ تم معزولی کی طاقت نہیں رکھتے۔ ..... جھُوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔"

(الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۱۴ء)

"یہ رفض کا شبہ ہے جو خلافت کی بحث تم چھیڑتے ہو۔ یہ تو خدا سے شکوہ کرنا چاہیئے۔ کہ بھیرہ کا رہنے والا خلیفہ ہوگیا۔ کوئی کہتا ہے خلیفہ کرتا ہی کیا ہے؟ لڑکوں کو پڑھاتا ہے۔ ..... کوئی کہتا ہے کتابوں کا عشق ہے اسی میں مبتلا رہتا ہے۔ ہزار نالائقیاں مجھ پر تھوپو۔ مجھ پر نہیں یہ خُدا پر لگیں گی جس نے مجھے خلیفہ بنایا۔"

(اخبار بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء صفحہ ۳ کالم ۳)

ربوہ میں وقارِ عمل

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۷۲ء بروز جمعرات بعد از نماز عصر اہلِ ربوہ اپنے اپنے محلہ میں وقارِ عمل منائیں گے۔ مشاورت کے موقع کے پیشِ نظر ماحول کی صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔

(بشیر احمد خان کنوینر مجلس صحت ربوہ)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۸ امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۹ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو آج پیٹ میں درد کی شکایت ہے۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو کامل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

جیساکہ پہلے بھی یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کراچی میں دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اور جناح ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

صنعتی نمائش کا اہتمام

نظارت تجارت و صنعت کی طرف سے دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے ہال میں مورخہ ۳۱ مارچ تا ۲ اپریل مختصر صنعتی نمائش منعقد ہوگی۔

نمائش کے اوقات صبح سات بجے سے نو بجے تک اور شام اختتام اجلاس مجلس مشاورت سے رات دس بجے تک ہوں گے۔

(نظارت تجارت و صنعت)

ولادت باسعادت

یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائیگی کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم پیر وحید احمد صاحب (ابن مکرم پیر صلاح الدین صاحب) کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم پیر معین الدین صاحب اور محترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کا نواسہ۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پڑنواسہ اور حضرت پیر اکبر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پڑپوتا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح اور با اقبال زندگی عطا کرے اور اسے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

قابلِ توجہ احمدی حجّاج

امسال جو احمدی احباب حجّ بیت اللہ سے مشرف ہوئے ہیں۔ وہ اپنے اسماء گرامی سے نظارت اصلاح و ارشاد کو مطلع فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۳۰ راماں ۱۳۵۱ ھش

مغربی اقوام کی سراسر یکطرفہ مادی ترقی اور اس کا انجام

گزشتہ شمارہ میں ہم قوموں کے عروج و زوال کے متعلق اللہ تعالیٰ کی دو سُنتوں پر روشنی ڈال کر واضح کر چکے ہیں کہ ایک سُنّت کی رُو سے کوئی قوم اُس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانینِ قدرت کی پوری پوری پابندی اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی استعدادوں سے بھرپور فائدہ نہ اٹھائے۔ اسی طرح دوسری سُنّت کی رُو سے کوئی ترقی یافتہ قوم اپنی حاصل کردہ ترقی سے اُس وقت تک صحیح رنگ میں فائدہ نہیں اٹھا سکتی اور اسے قائم و دائم نہیں رکھ سکتی جب تک کہ وہ باطنی اصلاح کی طرف اپنی توجہ مرکوز کر کے اس میں کمال حاصل نہ کرے۔ اگر کوئی قوم قوانینِ قدرت اور اپنی استعدادوں سے بھرپور فائدہ اُٹھا کر مادی ترقی میں تو کمال حاصل کر لیتی ہے لیکن باطنی اصلاح سے لاپرواہ ہو کر روحانی فساد و بگاڑ کا شکار ہوتی چلی جاتی ہے تو پھر ایسی قوم نہ صرف یہ کہ اپنی ترقی کو قائم و دائم نہیں رکھ سکتی بلکہ اس کا خدائی عذاب کے نتیجہ میں تباہ و برباد ہونا یقینی ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے جو قوم بھی مادی لحاظ سے ترقی کر کے اسے دوام بخشنا اور زوال سے محفوظ رہتے ہوئے اپنے عروج کو برقرار رکھنا چاہتی ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی دونوں سنتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مادی اور روحانی ترقی کے توازن کو برقرار رکھے ورنہ غیر متوازن یکطرفہ مادی ترقی اسے تباہی سے دوچار کئے بغیر نہ رہے گی۔

اس قسم کی غیر متوازن اور سراسر یکطرفہ مادی ترقی کی واضح مثال موجودہ زمانہ میں مغربی اقوام کی بے اندازہ مادی ترقی ہے۔ گزشتہ دو صدیوں میں ان اقوام نے صنعت و حرفت سائنس اور ٹیکنالوجی کے مختلف شعبوں میں بے اندازہ مادی ترقی کی ہے ان کی یہ ترقی اتنی حیران کن ہے کہ جب سے یہ دُنیا بنی ہے نوعِ انسان نے اتنی ترقی کبھی نہیں کی تھی۔ نت نئی ایجادات کی بھرمار نے دُنیا کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ زمین نے اپنے خزانے اُگل کر رکھ دیئے ہیں اور بلاشبہ آسمان کی کھال اس حد تک اتاری جا چکی ہے کہ انسان ایک دفعہ نہیں کئی بار چاند پر جا کر اور وہاں نت نئے سائنسی تجربات کر کے بخیر و عافیت واپس آ چکا ہے اور اب کروڑوں میل کی مسافت پر واقع ستاروں اور سیاروں پر کمندیں ڈالی جا رہی ہیں۔ گو ابھی کوئی انسان تو ان میں سے کسی ستارہ پر نہیں پہنچا ہے لیکن بعض کا ظر زمین سے انسان کے بھیجے ہوئے راکٹ اور خلائی جہاز اُن تک پہنچ کر وہاں سے سگنل اور تصاویر بھیج رہے ہیں اور زمین پر بیٹھے ہوئے انکے متعلق مسلسل ایسی معلومات حاصل کی جا رہی ہیں جن کی وجہ سے خلائی تسخیر کی مہم بے اندازہ نئی وسعتوں اور نت نئی حیران کن کامیابیوں سے ہمکنار ہوتی چلی جا رہی ہے اور اس امر کا امکان روشن سے روشن تر ہوتا جا رہا ہے کہ بالآخر انسان ان ستاروں تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ جہاں تک مغربی اقوام کی ان حیران کن مادی ترقیات کا تعلق ہے اب کم از کم امکان کی حد تک کوئی بات بھی انہونی شمار نہیں کی جاتی۔ جو بات آج انہونی اور ناممکن الوقوع نظر آتی ہے اس کے متعلق بآسانی یہ باور کر لیا جاتا ہے کہ چند سال بعد مزید سائنسی ترقی کے نتیجہ میں ماضی کی بہت سی انہونی باتوں کی طرح زمانۂ حال کی انہونی باتیں بھی حقیقت کا جامہ پہن لیں گی۔ الغرض مادی ترقیوں کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ ہر شعبۂ حیات میں ترقی پر ترقی ہوتی چلی جا رہی ہے۔

اس تمام تر مادی ترقی کا ایک انتہائی تاریک پہلو یہ ہے کہ مغربی اقوام نے یہ ترقی روحانی اقدار سے عاری ہو کر ہی نہیں بلکہ سرے سے خدا تعالےٰ کی ہستی اور اس کی غیر محدود صفات اور طاقتوں سے منکر ہونے کی حالت میں کی ہے۔ ان ترقیات کے ساتھ ساتھ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے انکار میں دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ باطنی اور روحانی طور پر ان کا یکسر دیوالہ نکل چکا ہے اور ہر قسم کی اخلاقی خرابیاں ان میں اس طرح گھر کر چکی ہیں اور گھر کرتی چلی جا رہی ہیں کہ ان کا ضمیر مردہ ہو چکا ہے اور ان کی فطرت ہی مسخ ہو کر رہ گئی ہے۔ ہر قسم کے معاصی اور بداعمالیاں اور بدکرداریاں ان کی روزمرہ زندگی کا جزو لاینفک بن چکی ہیں اور وہ تمام خرابیاں جن کی بناء پر ماضی میں قومیں عبرتناک تباہی سے دوچار ہو کر صفحۂ ہستی سے نابود ہوتی رہی ہیں مغربی معاشرہ میں اس طرح جڑ پکڑ چکی ہیں کہ بظاہر ہولناک عذابِ الٰہی کے بغیر ان کے دُور ہونے کا امکان معدوم ہو چکا ہے۔ بڑی طاقتیں ایسے ایسے مہلک ہتھیار بنانے اور انکے ذخیرے فراہم کرنے میں کامیاب ہو چکی ہیں کہ جن کی مدد سے آنِ واحد میں دُنیا کے وسیع و عریض علاقوں کو نابود کیا جا سکتا ہے۔ بربادی افگن اسلحہ کی دوڑ نے انہیں ان طاقتوں کو دیوانہ بنا رکھا ہے اور ان کی اس دیوانگی کے طفیل یہ دنیا تباہی کے کنارے آ لگی ہے اور نوعِ انسان کو ہر آن یہ دھڑکا کھائے جا رہا ہے کہ یہ بے پناہ اور بے اندازہ مادی ترقی نسلِ انسانی ہی نہیں کرّۂ ارض کی ہمہ گیر بربادی پر منتج ہوئے بغیر نہ رہیگی۔

ظاہر ہے ان مغربی اقوام نے اللہ تعالیٰ کی صرف ایک سُنّت سے ہی فائدہ اٹھایا ہے اور وہ یہ کہ انہوں نے قوانینِ قدرت کی پوری پوری پابندی اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ انسانی استعدادوں کو بروئے کار لانے اور ان سے فائدہ اٹھانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ اپنی سُنّت کے مطابق مادی ترقیات کے دروازے اُن پر کھولتا چلا جا رہا ہے۔ دوسری طرف وہ نہ صرف یہ کہ باطنی اصلاح سے غافل ہیں بلکہ وجودِ باری کے انکار کی وجہ سے وہ سرے سے کسی ایسی اصلاح کی قائل ہی نہیں ہیں۔ وہ باطنی اصلاح کے احساس کو اگر وقتی طور پر وہ کبھی لاحق ہو ذہنی بیماری یعنی دیوانگی سے تعبیر کرتی ہیں۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دوسری صفت کے بموجب ان کی ترقی ان کے لئے راحت، سکون اور اطمینان نیز حقیقی خوشی اور خوشحالی کا موجب ہونے کی بجائے ان کی بربادی کا سبب بنتی جا رہی ہے۔

شمعِ تابندہ تر ہُوئی اپنی

شورِ شیون میں گُم ہنسی اپنی
اپنا غم ہے نہ ہے خوشی اپنی

یُوں مرے اختیار میں کیا ہے
موت اپنی نہ زندگی اپنی

جس کے ہم ہیں اُسی کی خاطر ہے
دوستی اپنی دشمنی اپنی

راہ اپنی ہے راہبر اپنا
اور سرِ راہ روشنی اپنی

ہے جماعت سے دِل کی جمعیّت
ہے امامت میں دِلبری اپنی

ایک دھاگے میں جب پروئے گئے
ہے یہی خوبصورتی اپنی

ایک مرکز پہ جب ہُوئی مرکوز
شمع تابندہ تر ہُوئی اپنی

اپنی طاقت کبھی خلافت تھی
اب بھی تاب و تواں یہی اپنی

(عبدالمنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلام کے آداب

(مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما نائب قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ملاقات کے وقت خیر سگالی کے جذبات کا اظہار معاشرہ میں خوشگوار اثرات پیدا کرتا ہے۔ اسلام نے اس کو بہت اہمیت دی ہے۔ اور مسلمانوں کو باہمی میل جول کے وقت السلام علیکم کہنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اخوت اسلامی کے قیام کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ آپ نے ایک موقع پر صحابہؓ کو فرمایا۔ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَمْرٍ اِذَا اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ فَاَفْشُوا السَّلَامَ (ترمذی) میں تم کو ایسی بات بتاتا ہوں جو تمہارے درمیان محبت و پیار پیدا کرے گی اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے معاشرہ میں السلام علیکم کو رائج کرو۔ صحابہؓ اس نصیحت پر عمل کرنے میں اتنے پرجوش تھے کہ ایک صحابیؓ کے متعلق آتا ہے کہ وہ اپنے دوست کے پاس گئے اور کہا آؤ ذرا بازار چلیں۔ انہوں نے سمجھا کہ کوئی خاص کام ہوگا۔ وہ ساتھ ہو گئے۔ لیکن وہ صحابیؓ بازار میں سے گھوم کر یونہی چلے آئے۔ نہ کوئی کام کیا اور نہ کوئی چیز خریدی۔ دوست نے پوچھا یہ کیا بات ہے آپ نے کوئی کام تو کیا نہیں۔ انہوں نے کہا میں تو اس لئے بازار گیا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کروں کہ سَلِّمْ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔ یعنی سلام کو اتنا عام کرو کہ سب کو السلام علیکم کہو خواہ کوئی واقف ہو یا نہ ہو۔

السلام علیکم خیر سگالی کے جذبات کے اظہار کے لئے ایک بہترین کلمہ ہے۔ اس کے ذریعہ ایک مومن دوسرے مومن پر سلامتی بھیجتا ہے۔ اگر یہ دعا دلی خلوص سے ہو تو عظیم الشان نتائج پیدا کرتی ہے۔ قرآن مجید اس دعا کو پاکیزہ تحفہ قرار دیتا ہے۔ فرماتا ہے۔ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً۔ یعنی جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے لوگوں کو سلام کر لیا کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے بڑا برکت والا پاکیزہ دعا کا تحفہ ہے۔ اس تحفہ کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ قیامت کو اللہ تبارک و تعالیٰ مومنوں کو اس تحفہ سے نوازے گا۔

فرشتوں کے متعلق آتا ہے۔ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْہِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ۔ یعنی وہ جنت کے مختلف دروازوں سے مومنوں کے پاس آئیں گے اور السلام علیکم کا تحفہ پیش کریں گے۔ پس ایسے پاکیزہ تحفہ سے پہلو تہی کرنا مومن کا شیوہ نہیں ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ السلام علیکم کو معاشرہ میں رائج کرنے کی پوری سعی کریں اور ناواقفوں کو اس کی حقیقت سے آگاہ کریں۔

پہلے سلام کون کرے

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ۔ سلام گفتگو شروع کرنے سے پہلے کہنا چاہیئے۔ سلام کرنے میں سبقت کو آپ نے بڑی نیکی قرار دیا ہے۔ ایک دفعہ صحابہؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ۔ دو شخص ملیں تو پہلے کون سلام کرے آپ نے فرمایا۔ اَوْلَاھُمَا بِاللّٰہِ۔ (ترمذی) وہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کا زیادہ آرزومند ہے وہ پہلے سلام کہے۔ سلام کے آداب کے متعلق آپؐ نے فرمایا۔ مجلس میں آنے والا اہل مجلس کو سلام کہے۔ اسی طرح مجلس سے اٹھ کر جانے والا بھی سلام کہے۔ گھر میں داخل ہونے سے قبل اہل خانہ کو سلام کہنا چاہیئے۔ چھوٹے بڑوں کو سلام کہیں۔ چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو السلام علیکم کہے۔ سوار پیدل کو اور راہ گزرتا ہوا شخص بیٹھے ہوئے کو سلام کہے۔ موجودہ زمانہ میں نئی سواریاں نکل آئی ہیں۔ کاریں، تانگے اور سائیکل استعمال ہوتے ہیں وہ لوگ جو ان سواریوں کو استعمال کرتے ہیں۔ بسا اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا خیال نہیں رکھتے۔ وہ گرد اڑاتے ہوئے تو گزر جاتے ہیں۔ لیکن خیر سگالی کے جذبات کا اظہار نہیں کرتے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منشاء مبارک کے مطابق پیدل چلنے والوں کو السلام علیکم کہیں اور ان سے سلامتی کی دعائیں۔ اس میں ان کا بھی بھلا ہے اور پیدل چلنے والوں کا بھی۔ ہجوم کے سبب کسی موقع پر اگر گاڑی چلانے والے کے لئے سلام کرنا ممکن نہ ہو تو ہمراہیوں میں سے کسی صاحب کو سلام کہنا چاہیئے۔

سلام کا جواب ضروری ہے

اسلام نے سلام کا جواب دینے کی بہت تاکید کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْہَآ اَوْ رُدُّوْھَا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا۔ یعنی جب تم کو کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی دعا دو یا کم سے کم اسی کو لوٹا دو اللہ یقیناً ہر امر کا حساب لینے والا ہے۔ اس آیت کریمہ میں نہ صرف سلام کا جواب دینا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ بہتر رنگ میں جواب دینے کی تلقین کی گئی ہے اور ان لوگوں کو جو اس بارہ میں کوتاہی کرتے ہیں۔ آیت کے آخری حصہ میں تنبیہہ کی گئی ہے کہ ان کو اس کوتاہی پر اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہونا پڑے گا۔

بعض لوگ جو مغربی تہذیب کے دلدادہ ہیں ہاتھ کے اشارہ یا سر کی جنبش سے سلام کا جواب دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔ اسلام اس طریق کو پسند نہیں کرتا۔ اس سے نخوت کا اظہار ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لَا تَشَبَّہُوْا بِالْیَہُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَہُوْدِ الْاِشَارَۃُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِیْمَ النَّصَارٰی الْاِشَارَۃُ بِالْاَکُفِّ۔ یعنی یہود اور نصاریٰ کے طریق پر سلام نہ کیا کرو کیونکہ یہودی انگلیوں کے اشارہ سے سلام کرتے ہیں اور عیسائی ہاتھ کی جنبش سے سلام کرتے ہیں۔ اسلام نے جو طریق سکھایا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمان السلام علیکم کے جواب میں اپنے بھائی کو وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ کی دعا دے اور اگر پوری دعا نہ دے سکے، تو کم از کم وعلیکم السلام ضرور کہے۔

افسوس ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک طبقہ اس بارہ میں لاپرواہی کا طریق اختیار کئے ہوئے ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے لوگوں کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"اس زمانہ میں اسلام کے اکثر امراء کا حال سب سے بدتر ہے۔ وہ گویا یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ صرف کھانے پینے اور فسق و فجور کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔ دین سے وہ بالکل بے خبر اور تقویٰ سے خالی اور تکبر اور غرور سے بھرے ہوتے ہیں۔ اگر ایک غریب ان کو السلام علیکم کہے تو اس کے جواب میں وعلیکم السلام کہنا اپنے لئے عار سمجھتے ہیں۔ بلکہ غریب کے منہ سے اس کلمہ کو ایک گستاخی کا کلمہ اور بیباکی کی حرکت خیال کرتے ہیں حالانکہ پہلے زمانہ کے اسلام کے بڑے بڑے بادشاہ السلام علیکم میں کوئی اپنی کسرِ شان نہیں سمجھتے تھے۔ مگر یہ لوگ تو بادشاہ بھی نہیں ہیں۔ پھر بیجا تکبر نے ان کی نظر میں ایسا پیارا کلمہ جو السلام علیکم ہے جو سلامت رہنے کے لئے ایک دعا ہے۔ حقیر کرکے دکھایا ہے۔ پس دیکھنا چاہیئے کہ زمانہ کس قدر بدل گیا ہے کہ ہر ایک شعار اسلام کا تحقیر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔"

(چشمہ معرفت صـ۳۱۲)

آج جب کہ معاشرہ کا شعور بیدار ہو چکا ہے۔ امراء کی جانب سے سلام کے جواب میں بے اعتنائی منافرت کے جذبات کو ابھارنے کا باعث بنتی ہے۔ معاشرہ کو پر امن بنانے کے لئے ضروری ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے کسی قسم کی فضیلت بخشی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں لوگوں کو توجہ سے السلام علیکم کہیں اور گرمجوشی سے سلام کا جواب دیں۔ یہ چلن محبت کے جذبات کو بیدار کرنے کا باعث ہوگا اور ان کی عظمت کو دلوں میں قائم کرے گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارہ میں فرماتے ہیں۔

"وہ لوگ جو بڑے درجوں پر ہیں انہیں چاہیئے کہ چھوٹوں کو سلام کیا کریں اور چھوٹوں کو چاہیئے کہ بڑوں کو سلام کیا کریں۔ یہ نہ ہو کہ کوئی بھی سلام نہ کہے اور دونوں خاموشی سے گزر جائیں۔ بلکہ میرے نزدیک بڑوں کو سلام کرنے میں سبقت اختیار کرنی چاہیئے۔ تاکہ انہیں دیکھ کر دوسروں کو بھی توجہ پیدا ہو اور وہ بھی اس نیک شعار کو اختیار کریں۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صـ۲۰۶)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بچوں کے پاس سے گزرتے تھے تو انہیں السلام علیکم کہتے تھے۔ آنحضرتؐ کا بچوں سے یہ مشفقانہ سلوک بہت اہمیت رکھتا ہے بچوں میں عزتِ نفس پیدا ہوتی ہے اور السلام علیکم کہنے کی ان کو عادت پڑتی ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم حضور کے اس پاک نمونہ کی اقتدار کریں اور بچوں کو خود پہلے السلام علیکم کہیں۔

مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

سال رواں کے دس ماہ گزر چکے ہیں مگر ابھی تک بعض مجالس کے زعماء کرام کی طرف سے بجٹ کا انتظار ہے۔

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی رضا اور اُس کا حصول

(از مکرم غلام رسول صاحب اعوان پنشنر ڈیرہ غازیخان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”جو شخص چاہتا ہے کہ صحت و عافیت بھی رہے مال و دولت میں بھی ترقی ہو۔ اور ہر طرح کے آرام و عشرت کے سامان مالی اور جانی آرام بھی ہوں۔ کوئی ابتلا بھی نہ آوے۔ پھر یہ کہ خدا راضی ہو جاوے۔ وہ ابلہ ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جن لوگوں پر خدا راضی ہوا ہے۔ وہ طرح طرح کے امتحانوں میں ڈالے گئے۔ اور مختلف قسم کے مصائب اور شدائد سے اُن کا سامنا ہوا۔“

حضور کا یہ فرمان ایک مومن بندہ کے لئے قابل غور ہے۔ حقیقت میں حضور نے قرآنی ارشاد اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ۔ کی پوری تفسیر کر دی ہے جنت کا داخلہ یا اُخروی نجات اتنی آسان نہیں ہے جو آجکل کا مسلمان سمجھتا ہے بلکہ خدا کا قرب تو وہی لوگ پاتے ہیں جو اس کی راہ میں اپنی ہر ایک چیز قربان کر دیتے ہیں۔ اسی کا نام اسلام ہے ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

غور کرو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کونسی چیز برگزیدہ بنا گئی کہ وہ ابو الانبیاء بن گئے وہ یہی قربانی۔ اطاعت اور فرمانبرداری ہی تو تھی۔ جب اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اسلم۔ کہا۔ اسلمت لرب العالمین۔ میں تو پورا پورا فرمانبردار ہو چکا ہوں۔ پھر ابتلاؤں سے گذر کر اپنے قول کو سچا ثابت کر دکھایا۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عام لوگوں کی نسبت انبیاء پر زیادہ مصیبتیں آتی ہیں۔ اور مجھ کو ان سب سے زیادہ مصائب آئے مگر حضور نے ان سب میں سے گذر کر سچی اطاعت اور اللہ تعالےٰ سے کامل محبت کر کے خاتم النبیین کا مقام پایا اور آپ اولین اور آخرین سے بڑھ گئے

غرض انسان کو اللہ تعالےٰ کی کامل فرمانبرداری اور سچی اطاعت ہی اُس کا مقرب بنا سکتی ہے۔ اس کے ہاں تو اخلاص اور وفا کی قدر ہے اور جو عمل اس جذبہ سے خالی ہے وہ اسے قبول نہیں۔ خدا تعالےٰ کو بھی اس نمونہ پر ناز ہوتا ہے جیسے عطاء و قضا میں تمیز نہ ہو۔ ہر حال میں جو بھی وارد ہو۔ راضی رہے اور اعتراض نہ کرے اور یہی اُم العمل ہے۔ اس حالت کا نام تفویض ہے۔ صوفیاء اس حالت کو فنا سے تعبیر کرتے ہیں جس کے بعد نئی زندگی ملتی ہے اور وہ بقا ہے اور اس کے بعد لقاء۔ غرض امتحان کے بعد ترقی ملتی ہے۔ امتحان نہ ہو تو ترقی کیسی۔ لیکن جو شخص چاہے کہ دنیا کے کام اس کی مرضی کے مطابق چلیں اور اسے شدائد اور مصائب سے بھی گذرنا نہ پڑے پھر وہ فلاح بھی پالے تو یہ اس کی خوش فہمی ہے۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔

انسان تو اللہ تعالےٰ کا عبد ہے اس کا کام عبادت اور اطاعت ہے۔ اس کی فطرت بدل نہیں سکتی۔ عبودیت کی تکمیل تو بہر حال ہوتی ہے چاہے طوعاً کرے۔ یا کرہاً۔ اگر اپنی رضا سے کریگا تو اسے شرعی تکالیف برداشت کرنا ہونگی اور جو کچھ قرآنی احکام ہیں۔ ان سب پر عمل کرنا پڑے گا۔ اور اپنے قول اور فعل سے یہ ثابت کرنا ہو گا کہ وہ سچا اطاعت گذار اور فرمانبردار ہے۔ وہ دین کی راہ میں اپنی مرغوبات اور خواہشات تک کو چھوڑنے کے لئے تیار ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ادا کرنے میں پورا مستعد ہے۔ یعنی دوسرے لفظوں میں اس کی حالت اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی ہو جائے غرض تمام شرعی تکالیف اس انشراح صدر سے برداشت کرنا ہوں گی۔ لیکن اگر شرعی تکالیف برضا و رغبت برداشت نہیں کرتا تو پھر اسے تکالیف سماویہ برداشت کرنا ہوں گی جو آسمان سے آئیں گی اور اسے ٹھیک کر دیں گی اور یہی سنت اللہ ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ سے یہ بات بالکل عیاں ہے۔ جاننا چاہیئے کہ تکالیف سماویہ بہت سخت ہوتی ہیں اور جب آتی ہیں تو ان سے گریز ممکن نہیں۔ انسان کو ہر صورت برداشت کرنا پڑتی ہیں ایسی آفتیں کبھی بیماری کی صورت میں کبھی مالی اور جانی نقصان کی صورت میں اور کبھی مقدمات کی صورت میں آتی ہیں جو انسان کے لئے بے حد پریشان کن اور تکلیف دہ ہوتی ہیں اور اُن کا اثر جاری رہتا ہے اور یہی مصائب اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں۔ اور ان سے اُس کی عبودیت کی تکمیل ہو جاتی ہے لیکن یہ سودا بہت مہنگا اور تکلیف دہ ہے اس طریق سے درست کیا ہوا انسان اللہ تعالےٰ کے ہاں وہ درجہ نہیں پا سکتا جو اپنی رضا و رغبت سے مشقت برداشت کرتا ہوا پاتا ہے اور یہ بھی ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے مشقت برداشت کر لیتا ہے تو وہ ذات اس سے شفقت کا سلوک کرتی ہے۔ اور جو مشقت سے کتراتا ہے وہ مشقت میں ڈالا جاتا ہے۔ یہی کیفیت ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ جو ملازم کام چور ہو اس سے رعایت نہیں کی جاتی اسے مشقت میں ڈالا جاتا ہے تاکہ اس کا دماغ درست ہو جائے لیکن جو اپنے آقا کے لئے ہر مشقت برداشت کرنے کے لئے تیار ہو اس سے رعایت کی جاتی ہے۔ پس جو بندہ اللہ تعالےٰ کے لئے دُکھ اٹھاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ بھی اس سے دُکھ اٹھا لیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دُکھ کا علاج دُکھ ہے۔ اللہ تعالےٰ بندہ پر دو دُکھ نہیں ڈالتا۔ یعنی جو شرعی تکالیف اپنے طور پر برداشت کر رہا ہو اس پر سماوی تکالیف نہیں آیا کرتیں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خلق خدا کی ہدایت کے لئے غم اٹھانے کی حد کر دی۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ۔ اے میرے پیارے مخلوق کے غم میں اپنی جان کو ہلاک نہ کر ہدایت دینے والا تو میں ہی ہوں۔ یہ تیری ذمہ داری نہیں۔ اسی طرح جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حالت خلق کے غم میں گداز ہو گئی۔ اور اُن کے نالہ ہائے روز و شب چرخ تک جا پہنچے تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے کئی کئی بار یہ الہام ہوتا تھا کہ ”غم نہ کر میں تیرے ساتھ ہوں“ غرض یہ ایک مسلّمہ اصول ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں مشقت میں پڑتا ہے۔ وہ مشقت سے نکالا جاتا ہے اور جو بچتا ہے اس پر مصائب اور شدائد آتے ہیں۔ پس پیارے عزیزو اور بھائیو یہ بات پختہ طور پر ذہن نشین کر لو کہ اللہ تعالےٰ کو راضی کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے کہ اس کے پورے فرمانبردار بندے بن جاؤ۔ اس کی راہ میں ہر تلخی کو قبول کرو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی تابعداری کرو۔ اور خدا تعالےٰ کے حکم کے آگے کسی چیز کو روک نہ بننے دو۔ نہ نفس کو۔ نہ مال کو نہ اولاد کو۔ مثلاً جب اس کی طرف سے نماز کا بلاوا آوے تو اس کی بجا آوری میں نہ کاروبار مخل ہو سکے۔ نہ اپنا نفس نہ دیگر مشاغل۔ اور جب اس کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ضرورت پڑے تو دین کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم کر لو اور اگر خدمت خلق کی ضرورت ہو تو اپنے آرام کو حرام کر دو۔ غرض خدا کی راہ میں ہر تلخی اور مشقت برداشت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہو اور یہی سعادت کی راہ ہے۔ ورنہ اگر انسان تکالیف سماویہ سے سیدھا ہوا تو کیا فائدہ۔ خدا تعالےٰ کی خوشی تو اسی میں ہے کہ اس کا بندہ اسے شناخت کرے اور خود بخود اس کی محبت اور اطاعت میں لگ جائے۔ ورنہ انسان کی اصلاح کے لئے تو اس کے پاس کئی طریقے ہیں۔

سوچنا چاہیئے کہ اگر بندہ اس کا سچا اطاعت گذار بن جائے تو اسکی اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت و توقیر ہے۔ فرشتے بھاگے کہیں گے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ۔ ورنہ آخرت میں اس کے لئے ذلت و رسوائی ہے اور یہ صحیح ہے کہ ذلت اٹھانے سے تکلیف اٹھانا بہتر ہے وہ دُکھ دُکھ نہیں۔ جس کے بعد جنت ہے۔ اور وہ سکھ سکھ نہیں جس کا نتیجہ جہنم ہو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے خدا ایک انمول خزانہ ہے اور یہ دولت لینے کے لائق ہے اگر جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے قابل ہے۔ اگر تمام وجود کھونے سے ملے۔ لیکن اس نعمت کا حصول اپنے آپ کو فنا کرنے کے بغیر ممکن نہیں

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

مجلس مشاورت کا یادگار علمی تحفہ
تاریخ احمدیت جلد ۱۲ ہے جس سے سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں شاندار اضافہ ہوا ہے۔
ضخامت ساڑھے پانچ سو صفحات قیمت مجلد صرف ۵۰-۱
ادارۃ المصنفین ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرتِ جہاں ریزرو فنڈ

سو فی صدی ادائیگی کرنے والے مخلصین!

خوش قسمت ہیں وہ احباب و خواتین جو اپنے محبوب خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے اموال میں سے کچھ حصہ اس کے حضور اس لئے پیش کرتے ہیں۔ تاکہ غلبۂ اسلام کے حصول کے لئے جو مہم جاری ہے۔ وہ تیز سے تیز تر ہو سکے۔ جن مخلصین نے چندہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ سو فیصد ادا کر دیا ہے۔ ان کی ایک اور فہرست ریکارڈ اور دعا کی غرض سے پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار	نام معطی حضرات	رقم ادائیگی
	صف اول	
۳۳	مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ وہاڑی ضلع ملتان	۵۰۰۰/۰۰ روپے
	صف دوم	
۴۶۳	، صوبیدار محمد شفیع صاحب ڈیفنس لیبر ڈپارٹمنٹ حال دارالرحمت شرقی ربوہ	۵۰۰/۰۰ ،
۴۶۴	، چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب چیمہ لائل پور	۵۰۱/۰۰ ،
۴۶۵	، شیخ عبد اللطیف صاحب مع اہل و عیال اسلامیہ پارک لاہور	۵۰۰/۰۰ ،
۴۶۶	مکرمہ امۃ الہادی بیگم بیگم مکرم محمد رشید الدین صاحب نیو ٹاؤن کراچی	۵۲۰/۰۰ ،
۴۶۷	مکرم سید سعید احمد صاحب حلقہ صدر کراچی	۵۰۰/۰۰ ،
۴۶۸	مکرمہ زکیہ خاتون صاحبہ بیگم مکرم محمد یوسف صاحب انجنیئر ناظم آباد کراچی	۵۰۰/۰۰ ،
۴۶۹	مکرم میاں غلام محمد صاحب ٹیلر سرگودھا	۵۰۰/۰۰ ،
۴۷۰	، کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۵۰۰/۰۰ ،
۴۷۱	، چوہدری ناصر احمد صاحب اسلام آباد	۵۰۰/۰۰ ،
۴۷۲	، قاضی منور احمد صاحب اوورسیئر ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۵۰۰/۰۰ ،
۴۷۳	، سید قربان حسین شاہ صاحب ڈی ایس پی سی کوئٹہ	۵۱۰/۰۰ ،
۴۷۴	، ڈاکٹر سید عبد الحمید شاہ صاحب سول ہسپتال بھکر (میانوالی)	۵۰۰/۰۰ ،
۴۷۵	محترمہ بیگم صاحبہ سید عبد الوحید شاہ صاحب ، ،	۵۰۰/۰۰ ،
۴۷۶	محترمہ امۃ الوحید صاحبہ دختر ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب ، ،	۵۰۰/۰۰ ،
۴۷۷	مکرم چوہدری فضل احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۵۰۰/۰۰ ،
۴۷۸	، میاں محمد حسین صاحب برتن فروش شاہدرہ ٹاؤن لاہور	۵۰۰/۰۰ ،
۴۷۹	محترمہ شاہجہان بیگم صاحبہ بیگم مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب لکھنوی ناظم آباد کراچی	۵۰۰/۰۰ ،
۴۸۰	مکرم غلام محمد خان صاحب ولد حافظ شیخ محمد صاحب صحابی بستی مندرانی	۵۰۰/۰۰ ،
۴۸۱	، ملک محمد اکرم صاحب دیپالپور ضلع ساہیوال	۵۰۰/۰۰ ،
۴۸۲	، چوہدری عبد الواحد صاحب گوندل چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔	۵۰۰/۰۰ ،
۴۸۳	، قاضی اکبر محمود صاحب مع اہلیہ صاحبہ چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ	۱۰۰۰/۰۰ ،
۴۸۴	، ماسٹر غلام نبی صاحب مدرس موضع غوطہ فتح گڑھ ضلع سیالکوٹ	۵۰۰/۰۰ ،
۴۸۵	، چوہدری شیخ محمد صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر چک 96/12-L ضلع ساہیوال	۵۰۰/۰۰ ،
۴۸۶	محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ بنت چوہدری شیخ محمد صاحب ، ،	۵۰۰/۰۰ ،
۴۸۷	مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب مع بچگان۔ راولپنڈی	۵۰۰/۰۰ ،
۴۸۸	، قاضی حبیب الدین صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی	۵۰۰/۰۰ ،
۴۸۹	محترمہ بیگم صاحبہ محمد عبد المالک صاحب از طرف والد صاحب مرحوم کراچی	۵۲۵/۰۰ ،
۴۹۰	، ، ، دستگیر سوسائٹی کراچی	۵۰۰/۰۰ ،
۴۹۱	مکرم حکیم خلیل احمد صاحب خلیل دواخانہ۔ وہاڑی ضلع ملتان	۵۵۰/۰۰ ،
۴۹۲	، کیپٹن عطاء اللہ صاحب کھوکھر مع اہل و عیال سرگودھا۔	۵۰۰/۰۰ ،
۴۹۳	، میجر میر محمد عاصم صاحب ساہیوال	۵۰۰/۰۰ ،
۴۹۴	مکرم محمد عظیم صاحب باجوہ مع بیگم صاحبہ خیبر لاج مری	۵۲۵/۰۰ روپے
۴۹۵	، ڈاکٹر منیر احمد صاحب پبی ضلع پشاور	۵۰۰/۰۰ روپے
۴۹۶	، چوہدری عبد الحمید صاحب سعود آباد کراچی	۵۰۰/۰۰ روپے
۴۹۷	، محمد سلیم صاحب فاروقی شیخوپورہ	۵۰۰/۰۰ روپے
۴۹۸	، چوہدری علی محمد صاحب H.44 کینال پارک گلبرگ لاہور	۵۰۰/۰۰ روپے
۴۹۹	محترمہ بیگم صاحبہ کیپٹن عبد الواحد صاحب سمن آباد لاہور	۵۰۰/۰۰ روپے
۵۰۰	مکرم ملک طاہر احمد صاحب مع اہل و عیال سلطان پورہ لاہور	۵۰۰/۰۰ روپے

حضرت مصلح موعودؓ کا پیغام برادرانِ جماعت کے نام

"جماعت کے وہ مخیّر اور مخلص دوست جو سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ ہی نمایاں حصّہ لیتے رہے ہیں تاریخ احمدیت کے مکمل سیٹ اپنی طرف سے پاکستان اور ہندوستان کی تمام مشہور لائبریریوں میں رکھوا دیں تا اس صدقہ جاریہ کا ثواب انہیں قیامت تک ملتا رہے اور وہ اور ان کی نسلیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث ہوتی رہیں۔ آمین"

ادارۃ المصنفین ربوہ

مرغی خانہ برائے فروخت

تقریباً ۱۰۰ عدد مرغی ولائتی قسم وائٹ لیگ ہارن، مع سامان و شیڈ رہائشی قابل فروخت ہے

مرغیاں انڈے دے رہی ہیں

نصیر پولٹری فارم دارالرحمت شرقی ربوہ

دیہات میں تبلیغ حق کے لئے

امام المتقین و نجات المسلمین

سے

بہتر کتاب ابھی تک معرض وجود میں نہیں آئی

قیمت مجلد -/۵ روپے

قصیدہ عربیہ مع ترجمہ منظوم صرف ۲۵ پیسے

حکیم عبد اللطیف شاہد گول بازار ربوہ سے خرید فرمائیں۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

دعائے نعیم البدل!

برادرم مکرم عبد اللہ مبارک صاحب حال مقیم العین الوظہبی کا بچہ بعمر ۴ ماہ مورخہ ۲۳/۲ کو وفات پا گیا ہے۔ وطن سے دوران کے لئے یہ سانحہ بہت صدمہ کا موجب ہوا۔ احباب کرام نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں۔

(سید منیر احمد ابن علی الجمیل جنرل سیکرٹری ایریا۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میرے ماموں لطیف صاحب جو مشرقی پاکستان میں فوجی خدمت بجا لا رہے تھے اس وقت بھارت کی قید میں ہیں

احباب سے ان کی اور دیگر فوجیوں کی بخیریت واپسی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(مظفر احمد 5/4 دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

۲۔ محترم عزیز الدین صاحب سابق آفیسر زراعت ملتان کی ٹانگ کی ہڈی کار کے حادثہ میں ٹوٹ گئی تھی۔ پلستر اترنے پر معلوم ہوا کہ ہڈی جڑ نہیں سکی۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد انہیں اس تکلیف سے نجات دے آمین (صفدر حسین عباسی جماعت احمدیہ ربوہ)

۳۔ میرے بڑے بھائی کی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نرینہ اولاد سے نوازے۔ (بشارت احمد خان معلم وقف جدید جماعت احمدیہ کوٹ دیال داس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کے ٹیلیفون نمبر

مرکزِ سلسلہ ربوہ کے اہم اداروں اور دفاتر کے ٹیلیفون نمبر احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

۱	خلافت لائبریری	۴۳۷
۲	فضل عمر فاؤنڈیشن	۴۳۹
۳	خزانہ صدر انجمن احمدیہ	۴۴۰
۴	جامعہ نصرت کالج	۴۴۳
۵	وکالت زراعت	۴۴۶
۶	روزنامہ الفضل	۴۴۹
۷	نظارت علیاء	۴۵۰
۸	ناظر صاحب اعلےٰ (رہائش گاہ)	۵۶۰
۹	حضرت خلیفۃ المسیح	۴۵۶
۱۰	پرائیویٹ سیکرٹری	۵۵۷
۱۱	نظارت امور عامہ	۴۵۹
۱۲	پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج	۴۶۸
۱۳	دفتر انصار اللہ	۴۶۹
۱۴	ٹیلیفون ایکس چینج	۴۷۰
۱۵	نظارت اصلاح و ارشاد	۴۷۶
۱۶	فضل عمر ریسرچ	۴۷۷
۱۷	دارالضیافت	۴۷۹
۱۸	الشرکۃ الاسلامیہ	۴۸۱
۱۹	صدر صاحب عمومی (جنرل پریذیڈنٹ)	۵۱۶
۲۰	سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ	۵۲۰
۲۱	نصرت گرلز ہائی سکول	۵۲۸
۲۲	نظارت بیت المال	۵۴۱
۲۳	ٹاؤن کمیٹی	۵۴۷
۲۴	وکالت علیاء	۵۴۴
۲۵	پی آئی اے۔ ربوہ	۵۵۵
۲۶	وکالتِ دیوان	۵۶۳
۲۷	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۵۶۴
۲۸	تعلیم الاسلام کالج	۵۶۵
۲۹	تعلیم الاسلام کالج ہوسٹل	۵۶۶
۳۰	لنگر خانہ ۳	۵۸۰
۳۱	وقف جدید	۵۸۶
۳۲	صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	۶۸۷
۳۳	یونیورسٹی نیو کیمپس	۶۰۰
۳۴	وکالت مال	۶۷۲
۳۵	نظارت خدمت درویشان	۶۳۲
۳۶	ڈاک خانہ	۶۴۲
۳۷	صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ	۶۴۵
۳۸	ایم۔ این سنڈیکیٹ	۶۵۸
۳۹	دفتر خدام الاحمدیہ	۶۴۸
۴۰	دفتر لجنہ اماء اللہ	۶۶۰
۴۱	دفتر جلسہ سالانہ	۶۶۲
۴۲	فضل عمر ہسپتال	۶۶۱
۴۳	جامعہ احمدیہ۔	۶۷۱
۴۴	ماہنامہ الفرقان۔	۶۹۲

(ناظر امور عامہ)

عالمی شہرت کے سیاستدان چوہدری سر ظفر اللہ خان
کی
خود نوشت سوانح حیات

تحدیثِ نعمت

بہت ہی عجیب کتاب جو پہلی مرتبہ منظر عام پر آئی ہے۔

چوہدری صاحب کے عمر بھر کے مشاہدات، نصف صدی کی سیاست کا آئینہ تمام ملکی و سیاسی تحریکات کا البم ایثار خلوص حق گوئی ایمانی جوش اور غیبی تائیدات کے عجیب واقعات پاک و ہند کے کئی سیاسی رازوں کا انکشاف، دنیا بھر کی سیر و سیاحت کی دلچسپ کیفیات بین الاقوامی معلومات کی انسائیکلو پیڈیا۔ پوری کتاب ایمان افروز اور سبق آموز بیانات سے بھری ہوئی ہے۔ اسلوب تحریر سلیس انداز بیان اثر انگیز دلچسپ اس قدر کہ شروع کر کے ہاتھ سے نہیں چھوٹتی۔ تقطیع بڑی۔ کاغذ آرٹ پیپر صفحات ۷۳۶ قیمت ۱۵/ روپے مجلد ۲۰ روپے

محمد احمد اکیڈمی ۱۸ رام گلی ۳ برانڈرتھ روڈ لاہور

میری والدہ

یہ جناب چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی وہ نہایت دلچسپ اور سبق آموز کتاب ہے، جو بڑی نفاست کے ساتھ چھپی ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

یورپ اور مشرق بعید میں مبشرین اسلام کی سرفروشانہ اسلامی خدمات
اور
بے مثال تبلیغی معرکوں کی تفصیل کیلئے تاریخ احمدیت کی نئی جلد
مطالعہ فرمائیے۔ مجلس مشاورت کی مقدس تقریب پر ربوہ کے ہر بک سٹال سے مل سکتی ہے۔ صفحات ساڑھے پانچ سو قیمت دس روپے مجلد

ادارۃ المصنفین ربوہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کا

اجلاسِ عام برائے انتخاب ڈائرکٹرز

مورخہ ۲ اپریل ۱۹۷۲ء بروز اتوار بوقت ۴ بجے شام دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ میں منعقد ہوگا تمام حصہ داران سے شرکت کی درخواست ہے۔

ایجنڈا حسب ذیل ہوگا

صدر پاکستان کے آرڈر بابت کمپنیز (مینیجنگ ایجنسی و انتخاب ڈائرکٹرز) آرڈر ۲ ۱۹۷۲ء کے مطابق عمل میں آئے گا

قاضی محمد نذیر
چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ۔

ضروری اعلان

میں گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی ان تمام احمدی کتب کی تفصیلی فہرست الفضل میں شائع کرانا چاہتا ہوں جو ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئیں تاکہ جماعت میں ریکارڈ رہے پس جن جن احباب نے ۱۹۷۱ء میں کوئی کتاب شائع کی ہو اس کے مفصل حالات سے جلد تر خاکسار کو مطلع فرمائیں تاکہ شامل مضمون ہو سکیں۔

(شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی۔ رام گلی ۳۔ لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴